السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

)سر کا مونڈھنا نبی ﷺ سے کسی حدیث میں ثابت ہے ؟ ۔ عبدالسلام (1415/3/5ھ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی قسم :حج یا عمرے میں سر کا مونڈھنا : اس کا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے اور یہ کتاب وسنت اور اجماع امت سے مشروع ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

لَتَدخُلُنَّ المَسجِدَ الحَرامَ إِن شاءَ اللَّهُ ءامِنينَ مُحَلِّقينَ رُءوسَكُم وَمُقَصِّرينَ لا تَخافونَ ۲۷ ... سورة الفتح

''ان شآء اللہ تم یقینا پورے امن امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر ۔ ''

اور نبی ﷺ سے حج اور عمرے میں سر منڈوانا تواتر سے ثابت ہے ۔

اور اسی طرح صحابہ کرام میں سے بعض نے مندوایا اور بعض نے کتروایا اور کتروانے سے منڈوانا افضل ہے ۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (اللھم ارحم المحلقین) اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما ۔ ''صحابہ کرام نے غرض کیا : اے اللہ کے رسول ﷺ! : (والمقصیرین) اور کترانے والوں پر بھی''، فرمایا : اے اللہ! منڈوانے والوں پر رحم فرما، انہوں نے کہا : اے اللہ کے رسول ﷺ! : اور کترانے والوں پر بھی'' فرمایا : اے اللہ منڈوانے والوں پر رحم فرما'' ۔ انہوں نے کہا : ''اور کترانے والوں پر'' ۔ فرمایا : ''اور کترانے والوں پر'' ۔

دوسری قسم : ضرورت کے لئے سر منڈوانا، مثال کے طور پر بغرض علاج منڈوانا تو یہ بھی کتاب وسنت سے اور اجماع امت سے جائز ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے محرم جس کے لئے سر منڈوانا جائز نہیں ہے اگر اسے جوؤں وغیرہ کی تکلیف ہے تو سر منڈوانے کی رخصت دی ہے ۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَلا تَحلِقوا رُءوسَكُم حَتّىٰ يَبلُغَ الهَدىُ مَحِلَّهُ فَمَن كانَ مِنكُم مَريضًا أَو بِهِ أَذًى مِن رَأسِهِ فَفِديَةٌ مِن صِيامٍ أَو صَدَقَةٍ أَو نُسُكٍ ۱۹۶ ... سورة البقرة

اور اپنے سر مت منڈواؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک پہنچ جائے البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس پر فدیہ ہے خواہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ دے، خواہ قربانی کرے'' ۔ ''

حدیث کعب بن عجرہ کی جب نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے عمرہ حدیبیہ میں اور جوئیں ان کے سر سے گر رہی تھی تو فرمایا : ''تمھیں تمھارے جانور تکلیف دے رہے ہیں ؟'' انہوں نے کہا : ہاں ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا : ''اپنا سر منڈوالے اور بکری کی قربانی کرے یا تین روزے رکھے، یا ایک فرق کھانا چھ مسکینوں میں تقسیم کر دے'' ۔ اور باتفاق مسلمین ثابت ہے ۔ اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے اور تمام مسلمانوں نے اسے قبولیت کے ساتھ لیا ہے ۔

تیسری قسم : عبادت گزاری، تدین اور زہد کے طور پر سر منڈوانا بغیر حج وعمرے کے مثال کے طور پر اگر کوئی معصیت کی زندگی سے توبہ کرتا ہے تو اس کو سر مڈوانے کا کہا جاتا ہے اور مثال کے طور پر سر کا منڈوانا عبادت گزار اور دین داروں کا شعار سمجھا جائے یا زہد وعبادت کی تکمیل اس میں سمجھتے ہیں تو اس طرح سے سے کا منڈوانا بدعت ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی اللہ کے رسول ﷺ نے اس کا حکم نہیں دیا ہے ۔ اور یہ ائمہ دین میں سے کسی کے نزدیک واجب یا مستحب نہیں ہے ۔

صحابہ کرام وتابعین میں سے کسی نے کیا ہے، نہ زہد وعبادت میں مشہور مسلمانوں کے مشائخ صحابہ وتابعین، اتباع تابعین یا ان کے بعد فضیل بن عیاض، ابراہیم بن ادہم، ابو سلیمان الدارانی اور المعروف الکرخی وغیرہ نے کیا ہے ۔

چوتھی قسم : مناسک کے علاوہ بلا ضرورت اور تقرب کی نیت کے بغیر سر کا مونڈوانا ۔ اس میں علماء کے دو قول ہیں، اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ۔

1 ۔ یہ مکروہ ہے اور امام مالک وغیرہ کا مذہب ہے ۔

2 ۔ اصحاب ابی حنیفہ اور شافعی کے نزدیک یہ مباح ہے کیونکہ نبی ﷺ نے ایک لڑکا دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا : (احلقوا کلہ او اترکوہ کلہ) (یا سارا منڈوا دو یا سارا چھوڑ دو)

اور چھوٹے بچے آپ کے پاس تین دن بعد لائے جاتے آپ ان کے سروں کو مونڈھتے اور اس لئے کہ آپ نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع سر کے کچھ حصے کو مونڈنے کو کہتے ہیں تو اس سے سارے سر کے مونڈنے پر دلالت

ہوتی ہے۔

پہلے قول والےکہتے ہیں : سر منڈوانا اہل بدع کا شعار ہے ، خوارج اپنے سر منڈوایا کرتے تھے اور سر منڈوانے کو عبادت اور توبہ کی تکمیل شمار کرتے ہیں اور صحیحین میں ثابت ہے کہ نبی ﷺ غنیمت تقسیم کر رہے تھے تو فتح کے سال ایک آدمی گھنی داڑھی والا سر منڈا آیا اور حدیث میں ہے : (سیماھم التحلیق) ''ان کی علامت سر منڈوانا ہے''۔ تلخیص کے ساتھ از مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ ((115/21-119

اور میں کہتا ہوں : پانچویں قسم : مصیبت کے وقت سر مونڈنا ہے یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ ن ے فرمایا : ''میں اس سے بری ہوں جو مصیبت کے وقت سر منڈوائے ،اپنے آپ کو تھپڑ مارے یا گریبان پھاڑے۔ (المشکاۃ(150/1

ابن قدامہ المغنی ((103/1 میں کہتے ہیں : مسئلہ نمبر (107) : امام احمد سے سر مونڈوانے میں روایتیں مختلف ہیں ایک روایت ان کی یہ ہے کہ مکروہ ہے بوجہ اس حدیث جو خوارج کے بارے میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ ان کی علامت سر منڈوانا ہے اسے ان کی علامت قرار دیا ہے۔ اور عمر نے صبیغ کو کہا : اگر میں نے تجھے سر منڈا پایا تو تو میں اسے تلوار ماردوں گا جس میں تیری آنکھ ہے۔ (سر)۔

اور نبی ﷺ سے مروی ہے : ''پشانی کے بال نہ ہٹائے جائیں مگر حج و عمرے میں ''۔ روایت کیا ہے اسے دار قطنی نے الافراد میں اور یہ کنز الاعمال میں برقم (12150-12151) ہے۔ ابن عباس نے کہا : ''جو شہر میں سر منڈواتا ہے وہ شیطان ہے''۔

کہتے ہیں کہ وہ اسے مکروہ سمجھتے تھے اور انہی سے مروی ہے وہ اسے مکروہ اس لئے سمجھتے تھے کہ اس کا ترک کرنا افضل تھا الخ۔ اور عبدالقادر الجیلانی کی الغنیہ (15/1) میں ہے : ''فصل : حج و عمرے کے علاوہ اور بلا ضرورت سر منڈوانا امام احمد کی دو میں سے ایک میں سے اںک روایت میں مکروہ ہے۔ پھر سابقہ روایات ذکر کر کے کہا ہے کہ روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی آخری عمر میں جبکہ آپ کے بال کنوھے تک پہنچے تھے اپنا سر منڈوا دیا تھا۔

مین کہتا ہوں : وہ احادیث جن کا عبدالقادر جیلانی غنیۃ میں مخرج اور سند کے بغیر کرتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ مذکورہ ہمارے بیان سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے حج و عمرہ کے علاوہ اپنا سر نہیں منڈوایا تو بلا ضرورت منڈانے سے بال رکھنا افضل ہے سوائے حج و عمرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص405

محدث فتویٰ